**OPEN ACCESS:** Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities
ISSN (ONLINE): 2707-1219 www.arjish.com ISSN (PRINT): 2707-1200
DOI: https://doi.org/10.53575/u4.v6.01(22)30-35



# مدیر "صوفی" ملک محمد الدین اعوان کی صحافتی وادبی خدمات ایک تحقیقی جائزہ

## The journalistic and literary services of Editor Sufi Muhammad Ud din, A Critical Analysis

Dr. Aamar Iqbal
Federal Urdu University Islamabad.

Dr. Qamar Abbas
Sr. Headmaster GHS Jalalabad, Multan.

Dr. Mazhar Iqbal (Kalyar)
Lahore, Punjab, Pakistan.

Received on: 06-01-2022 Accepted on: 07-02-2022

**Abstract**

This article aims to investigate the contribution of poet, writer and journalist Malik Muhammad Din Awan. Malik Muhammad Din Awan started his career with poetry with famous poems "Qatta, Rubai and Musalis." He was well known for this Newspaper "Sufi" which explained the Muslim situation in Sub-continent. He also described the British hatred against Muslims through writings in Sufi Newspaper. He tried to awake the Muslims through poetry. He worked in Urdu poetry and prose by writing Khatoon e Jannat, Seerat e Ayesha and Zikar e Habib in which he emphasized the significant role of women in Islam.

**Keywords:** Journalist, Sufi, Famous poems, awake, Poetry and prose, emphasized the significant

ملک محمد الدین اعوان انیسویں صدی کے اواخر میں ضلع گجرات کے گاؤں مہوٹہ کلاں میں پیدا ہوئے۔آپ کے والد کا نام حکیم سلطان علی تھا جو اپنے آبائی پیشے زمینداری سے وابستہ تھے۔اور اپنے علاقے میں نامور طبیب کی حیثیت سے بھی پہچانے جاتے تھے۔ملک محمد الدین اعوان نے ہوش سنبھالا تو والدین دنیا سے پردہ فرما چکے تھے۔آبائی گاؤں مہوٹہ کلاں جو دریائے چناب کے کنارے آباد تھا۔دریا کی مسلسل طغیانیوں کے باعث سب کچھ تہہ و بالا ہو گیا۔رہائشی مکانات اور زرعی زمین تک دریا برد ہو گئے۔مہوٹہ کلاں سے بے سروساماں ہو کر ملک محمد الدین اعوان نے جلالپور جٹاں کے علاقے میں پناہ لی اور یہیں عارضی طور پر قیام کیا۔اس ضمن میں صبغہ فاروق اپنے ایم فل کے مقالہ "علامہ اقبال اور مجلہ صوفی" میں لکھتی ہیں:

"آپ کا حقیقی نام محمد دین تھا۔جبکہ ملک محمد الدین اعوان کے نام سے مشہور و مقبول ہوئے۔آپ ۹ اگست ۱۸۸۱ کو تحصیل گجرات کے ایک موضع مہوٹہ کلاں میں پیدا ہوئے۔آپ کے آباؤاجداد کا تعلق اسی علاقے سے تھا۔آپ کا خاندان نامور اور اثر و رسوخ کا حامل تھا۔آپ کے پردادا

غلام رسول اور داد اللہ بخش سکھوں کے عہد میں مختلف انتظامی مناصب پر فائز رہے۔آپ کے والد ماجد حکیم سلطان علی زمینداری کے آبائی پیشہ سے وابستہ تھے"۔(1)

ملک محمد الدین اعوان نے ابتدائی تعلیم جلالپور جٹاں کے مقامی مدرسے سے حاصل کی۔بعد ازاں ۱۸۹۶ء میں ملک محمد الدین اعوان لاہور آگئے ۔جہاں انجمن حمایت اسلام کے تحت چلنے والے ایک ہائی سکول میں داخلہ لیا اور ۱۸۹۸ء میں میٹرک کا امتحان پاس کیا۔لاہور میں قیام کے دوران گزر بسر میں دشواری کے پیش نظر پیسہ اخبار کے مدیر کی سفارش پر بلوچستان کے ایک ہسپتال کی جانب سے ماہوار وظیفہ مقرر کر دیا گیا۔ اس بارے میں صبغہ فاروق رقمطراز ہیں:

"آپ موضع "ونجل" میں آباد ہوئے جو تھانہ جلالپور جٹاں کی حدود میں واقع تھا۔ان دگرگوں حالات میں آپ نے دکھوں اور مصیبتوں کا مقابلہ بڑی پامردی سے کیا اور مستقل مزاجی سے کام لیتے ہوئے جلالپور اور چکوال کے مدرسوں میں تعلیم حاصل کی۔آپ نے حصولِ تعلیم کے سلسلے میں جو محنت شاقہ کی وہ یوں رنگ لائی کہ مڈل کا امتحان آپ نے نمایاں طور پر پاس کیا اور سرکاری وظیفہ کے حامل قرار پائے۔وظیفہ ملنے سے آپ کی خوب حوصلہ افزائی ہوئی اور حصول تعلیم کا شوق مزید پروان چڑھا۔چنانچہ آپ اپریل ۱۸۹۶ء میں انجمن حمایت اسلام کے قائم کردہ اسلامیہ ہائی سکول لاہور میں داخل ہو گئے۔لاہور میں گزر اوقات کرنے میں دشواری محسوس ہوتی تھی۔"پیسہ اخبار کے مدیر منشی محبوب عالم کو آپ جیسے ہونہار طالبعلم کے حالات سے آگاہی ہوئی تو ان کی سفارش پر ڈاکٹر عبداللہ خاں ہاسپٹل مستونگ (بلوچستان) نے آپ کو سامان تعلیم فراہم کرنے علاوہ چار روپے ماہوار وظیفہ بھی عطا کرنا شروع کر دیا"۔(2)

شعر و شاعری کا آغاز آپ نے انجمن حمایت اسلام لاہور کے پلیٹ فارم سے کیا۔۳۰ جنوری ۱۸۹۷ء کو خان بہادر شیخ خدا بخش کی صدارت میں ہونے والے جلسے میں آپ نے موضوع کی مناسبت سے مسلمانوں کو انجمن کے مقاصد سے آگاہ کرنے کی غرض سے اردو اور فارسی زبان میں نظم "قطعہ، رباعی اور مثلث کی صورت میں اپنی نظمیں پیش کیں۔بقول محمد الدین فوق "ملک محمد الدین اعوان طالب علمی کے زمانہ میں ہی تصنیف و تالیف اور شعر و شاعری کی طرف طبیعت نے رجوع کیا۔طالب علمی ہی میں انجمن حمایت اسلام لاہور کے سالانہ جلسے پر ایک نظم پڑھی اور اس کی خوب تعریف ہوئی"۔(3) زمانہ طالب علمی میں آپ نے اردو، فارسی کے جن اشعار پر دادِ تحسین حاصل کی ان میں سے چند اشعار ملاحظہ کیجئے:

"مسلمانو! سنو میں ذکر حال زار کرتا ہوں
جو ہیں غفلت کے متوالے انہیں بیدار کرتا ہوں
یہ گہری نیند یہ غفلت تمہیں برباد کر دے گی
خدارا اب تو اٹھو میں تمہیں ہشیار کرتا ہوں
"بتاؤ اے مسلمانو! کہ تم میں کیا رہا باقی

وہ عزت اور وہ دولت کہاں وہ مرتبہ باقی
شجاعت اور جوانمردی کی سب صفتیں گئیں تم سے
بس اب اک تم ہو یا اسلام کا کچھ نام سا باقی "(4)

انجمن حمایت اسلام کے منعقدہ جلسے میں جس طرح آپ نے مسلمانوں کی تعلیم پر اظہار خیال کیا اور ان کی کمزوریوں کا ہمدردانہ جائزہ لیا۔ مسلمانوں میں احساس ذمہ داری پیدا کیا جس کی بدولت آپ کم عمری میں ہی بالغ نظری کی صفت سے متصف ہوئے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ گردش روزگار اور تنگدستی نے آپ کو ایسا گھیرا کہ آپ مجبور ہو کر اپنے سسرالی گاؤں پنڈی بہاؤالدین آگئے۔ یہاں آکر آپ نے مکمل اعتماد کے ساتھ اس علاقے میں کارخانہ آب حیات کا کاروبار شروع کیا اور ہر گزرتے دن کے ساتھ کارخانہ آب حیات کے کاروبار میں اضافہ ہوتا چلا گیا بقول محمد الدین فوق "پنڈی بہاؤالدین کی آب وہوا کارخانہ کو راس آئی اور دن دگنی اور رات چوگنی ترقی ہونے لگی "(5) کاروبار کے ساتھ ساتھ ملک محمد الدین اعوان نے صحافتی میدان میں بھی قدم رکھا اور ۱۹۰۹ء میں آپ کی ادارت میں ماہنامہ "صوفی" کا پہلا شمارہ منظر عام پر آگیا۔ مجلہ "صوفی" نے عظمت کی بلندیوں کو چھوا اور مسلمانوں کی فکری وروحانی راہنمائی اور ترجمانی کی۔ مجلہ "صوفی" آپ نے اپنے پیر سید غلام حیدر شاہ جلالپور کی یاد میں جاری کیا تھا۔ اس بارے میں محمد الدین فوق لکھتے ہیں:

"آپ کے ذہن میں "صوفی" نامی مجلہ جاری کرنے کا خیال پیدا ہوا۔ جس کے بارے میں آپ نے پیر غلام حیدر شاہ سے مشورہ کیا اور اجازت چاہی جو بخوشی عطا کر دی گئی۔ لیکن ۶ جولائی ۱۹۰۸ء کو پیر غلام حیدر شاہ کے اللہ کو پیارے ہو جانے کے باعث اس کے اجراء کا عمل تاخیر کا شکار ہو گیا اور وسط جنوری ۱۹۰۹ء کو ماہنامہ "صوفی" کا پہلا شمارہ منظر عام پر آگیا۔ پہلے شمارے کی پانچ ہزار کاپیاں بطور نمونہ مفت تقسیم کی گئیں"۔ (6)

مجلہ "صوفی" نے نہ صرف مذہب کو یکساں نمائندگی دی بلکہ اس میں شائع ہونے والے پبلشرز خطوط میں بارہا تذکرہ کیا گیا کہ تعصب، کدورت، کینہ، اور حسد کی بیخ کنی کی جائے اور بنی آدم کی اولاد ہونے کے ناطے ہر مذہب کی خدمت اور درشتی اخلاق کے لیے کوشش کی جائے۔ یہی وجہ ہے ان تحریروں میں جہاں اسلام کا پرچار ہوا وہیں ہمیں ہندوازم پر بھی تفصیلی اخلاقی تحریریں ملتی ہیں۔ "صوفی" نے برصغیر میں انگریزوں کے کردار پر بھی بہت نظر رکھی۔ اس نے برصغیر میں انگریزوں کی مسلم مخالف پالیسیوں کو نہ صرف پردہ چاک کیا بلکہ ہر سطح پر انگریزوں کو للکارا۔ اس ضمن میں صبغہ فاروق رقمطراز ہیں:

"مجلہ صوفی" نے صوفیائے کرام کی تمدنی ومعاشرتی خدمات اور سرگرمیوں کو شدومد کے ساتھ پیش کر کے مسلمانوں کے سامنے تصوف کی ایک ایسی تصویر پیش کی جو رہبانیت سے کوسوں دور تھی۔ صرف یہی نہیں "صوفی" نے تصوف کے صحت مند نظری مباحث کو مسلمانوں کے سامنے پیش کیا اور ان جعلی پیروں، فقیروں کی قلعی کھول کر رکھ دی جو تصوف اور اہل تصوف کے لیے بدنما داغ کا رتبہ رکھتے تھے۔ علاوہ

ازیں "صوفی" نے برصغیر کے سیاسی عمل کو سمجھا اور بڑی ذمہ داری سے مسلمانوں کی ترجمانی اور رہنمائی کا فریضہ انجام دیا"۔(7)

برصغیر کا پسا ہوا مسلمان طبقہ آپ کی علم پروری سے بخوبی واقف تھا۔ چنانچہ محسن لاہوری مجلہ "صوفی" کے فروری ۱۹۱۵ء کے شمارے میں "فیضان صوفی" کے زیر عنوان ایک قطعہ میں آپ کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"حامئے دین متین صوفی محمد دین ہے
اور چشمہ فیض کا پنڈی بہاؤالدین ہے
جس سے اک جوئے معانی و معارف ہے رواں
ہو رہی سیر اب جس سے کشت اہل دین ہے"(8)

امت مسلمہ کی راہنمائی کے جو فرائض مجلہ "صوفی" انجام دے رہا تھا اسے اس نے پوری بالغ نظری سے نبھایا۔ "مجلہ صوفی" کو اپنی اشاعت کے طویل دورانیے میں برصغیر کے نامور شعراء، مصنفین، محققین کی معاونت حاصل رہی جو اس کی سنجیدگی، متانت اور معیاری ہونے کا بین ثبوت ہے۔ صبغہ فاورق اپنے مقالہ علامہ اقبال اور مجلہ صوفی میں لکھتی ہیں:

"صوفی کے قلمی معاونین کی فہرست اگر مرتب کی جائے تو بہت طویل ہو جاتی، اس لیے چیدہ چیدہ نام پیش خدمت ہیں۔ اکبر الہ آبادی، الطاف حسین حالی، نیاز فتح پوری، سید سلیمان ندوی، غلام قادر گرامی، سیماب اکبر آبادی، عبدالحلیم شرر، علامہ اقبال، خواجہ حسن نظامی، محسن لاہوری، مولانا ظفر علی خان، نذر سجاد حید، حجاب امتیاز علی، عبدالماجد دریاآبادی اور مولانا ابوالحسن علی ندوی وغیرہ قابل ذکر ہیں"۔(9)

ملک محمد الدین اعوان کی صحافتی خدمات کے ساتھ ساتھ اگر ان کی تصانیف کے حوالے سے بات کی جائے تو آپ غور و فکر کرنے کے بعد اس نتیجے پر پہنچے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سوانح طبقہ نسواں کے لیے مشعل راہ ہے۔ چنانچہ خوب چھان پھٹک اور تحقیق و جستجو کے بعد دسمبر ۱۹۱۷ء میں سیرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نام سے ایک کتاب زیور طبع سے آراستہ کی گئی بعد ازاں اس کتاب کا نام "خاتون جنت" رکھ دیا گیا۔ اس کتاب میں آپ نے ان ۲۲ شعراء کی فہرست دی جن کا کلام اس کتاب میں شامل ہے۔ بقول ملک محمد الدین "نظمیں جن ترتیب سے وصول ہوئیں، اسی ترتیب سے ان معطیوں کے نام بلا امتیاز درجات یہاں درج کیے جاتے ہیں"۔(10) امام الدین رام نگری در شان حضرت زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے عنوان سے ملک محمد الدین اعوان کی کتاب خاتون جنت پر منظوم تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

خلق میں مشہور جو صوفی محمد دین ہیں
لائق مدح و ثنا و قابل تحسین ہیں"۔(11)

ملک محمد الدین اعوان کی کتاب "خاتون جنت" زیور طبع سے آراستہ ہونے کے تھوڑے ہی عرصہ بعد قبول عام کا درجہ اختیار کر گئی۔ کیونکہ اردو میں ایسے موضوع پر کتاب لکھنے کی اشد ضرورت تھی جسے آپ نے پورا کیا۔ اس کتاب کی فروخت کا پہلا اشتہار "مجلہ صوفی" میں شائع ہوا۔ اس میں ہندوستان کے نمایاں شعراء جن کے کلام اس کتاب میں شامل تھا ان کے اسمائے گرامی درج کیے گئے ہیں۔ اس کتاب سے جہاں عام

ہندوستانی متاثر تھے اور نیک آراء کا اظہار کرتے تھے وہاں خواص بھی پیچھے نہ رہے۔ سیرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اشاعت سے مسلمانوں میں اسلام کی بزرگ اور پاک دامن خواتین کے حالات جاننے کا شوق پیدا ہوا تو آپ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو موضوع بناتے ہوئے ایک دوسری کتاب کا آغاز کیا۔ اس کتاب کا مقصد بھی طبقہ نسواں کو ایک نمونہ حیات فراہم کرنا تھا۔ اس ضمن میں صبغہ فاروق اپنے مقالہ "علامہ اقبال اور مجلہ صوفی" میں لکھتی ہیں:

"آپ نے اگست ۱۹۱۸ء کے آخر تک ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حالات زندگی پر مشتمل کتاب مکمل ہو جانے کی توقع ظاہر کی اور ہندوستان کے مشہور شعرائے کرام سے درخواست کی کہ وہ ام المومنین کے فضائل مثلاً اطاعت شوہر، ایثار، سخاوت، علم و فضل، حلم اور استغنا وغیرہ میں سے کسی ایک موضوع پر طبع آزمائی کر کے ۱۰ ستمبر تک آپ کو بھجوائیں۔ گویا اگست ۱۹۱۸ء میں ریاست حیدر آباد دکن کی طرف سے ہونے والی حوصلہ افزائی نے آپ کی صلاحیتوں کو دوبالا کر دیا اور آپ نے تمام تر توانائیوں کے ساتھ انتہائی تیز رفتاری سے سیرت حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے تکمیلی مراحل کو انجام تک پہنچانا شروع کر دیا۔ اور چودہ دسمبر ۱۹۱۸ء کو اس کا پیش لفظ لکھ کر اسے حتمی شکل دے دی"۔(12)

اپنی تصنیف سیرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں ملک محمد الدین اعوان نے برصغیر کے نامور شعراء کے کلام کے علاوہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے عربی اشعار مع ترجمہ پیش کیے گئے ہیں۔ ملک محمد الدین اعوان نے اپنے پیر سید غلام حیدر شاہ کے حالات و کرامات اور ملفوظات کا احاطہ کرتے ہوئے ۱۹۲۳ء کے اوائل میں ایک اور تصنیف "ذکر حبیب" کے نام سے تالیف کی۔ ذکر حبیب کی خاص بات یہ تھی کہ اس میں ملک محمد الدین اعوان نے علامہ اقبال اور اکبر الٰہ آبادی کے تصنیف کردہ قطعات کو بڑے نمایاں اور خوبصورت انداز میں پیش کیا ہے۔ اس کتاب کی تالیف و اشاعت میں سیماب اکبر آبادی اور مولوی سید ظہور احمد شاہ مہانپوری نے آپ سے بھرپور تعاون کیا۔ بقول ملک محمد الدین اعوان "اولیائے کرام رضی اللہ عنہ نمونہ ہوتے ہیں۔ اس انسانیت کا جو خاص منشاء خداوندی ہے۔ پس ان کے انفاس قدسی سے فائدہ اٹھانا اور ان کی صحبت گرامی میں ایک لمحہ حاضر رہنا سالہا سال کی ریاضت سے زیادہ منفعت بخش ثابت ہوتا ہے"۔(13) اپنی کتاب ذکر حبیب میں ملک محمد الدین اعوان جب آستانہ عالیہ جلالپور شریف میں حاضری دیتے ہیں تو اس منظر کو کچھ اس طرح سے بیان کرتے ہیں:

"در حجرہ فقر بادشاہے
در عالم دل جہاں پناہے
شہنشہ بے سریر و بے تاج
شہنشہ بخاک پائے محتاج"(14)

ملک محمد الدین اعوان کا شمار پنڈی بہاؤالدین کی ممتاز اور نمایاں شخصیات میں ہوتا تھا۔ آپ آپ کا دل دینی و ملی جذبے اور خدمت سے سرشار

رہتا تھا۔آپ دینی وضع قطع کے حامل ایک پر وقار شخصیت کے مالک تھے۔آپ کی گفتگو کا انداز بہت سادہ، خوبصورت اور شائستہ ہوتا تھا۔ زندگی کے آخری ایام میں آپ طاعون جیسے موذی مرض میں مبتلا ہو گئے اور بالآخر گردے خراب ہونے کے باعث ۱۷ دسمبر ۱۹۶۴ء بروز جمعرات کو خالق حقیقی سے جاملے اور یوں عزم وہمت کی عملی تصویر اور قابل رشک زندگی گزارنے کے بعد ملک محمد الدین اعوان کو تختوانہ قبرستان محلہ طارق آباد پنڈی بہاؤالدین میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

**References**


1. Sibgha Farooq, Allama Iqbal aur Mujala Sufi, Muqala BARAI M.Phil Iqbaliat, Allama Iqbal Open University, Islamabad, 2000, Page 35.
2. Sibgha Farooq, Allama Iqbal aur Mujala Sufi, Muqala BARAI M.Phil Iqbaliat, Allama Iqbal Open University, Islamabad, 2000, Page 35.
3. Muhammad Din Foq, Mualaf, Akhbar Naweeson Kay Halat,Kashmir Magzin, Lahor, 1912,Page 62
4. Anjman Hamayet-e-Islam kay barhwain Jalsay ki Roidad, Muti Islami lahor, 1997, 1897, Page 93
5. Muhammad Din Foq, Mualaf, Akhbar Naweeson Kay Halat,Kashmir Magzin, Lahor, 1912,Page 63
6. Muhammad Din Foq, Mualaf, Akhbar Naweeson Kay Halat,Kashmir Magzin, Lahor, 1912,Page 63
7. Sibgha Farooq, Allama Iqbal aur Mujala Sufi, Muqala BARAI M.Phil Iqbaliat, Allama Iqbal Open University, Islamabad, 2000, Page 2.
8. Mohsin Lahor, Faizan Sufi, Mashmola, Mahanama , Sufi , Pindi Bahauddin, Shumara , February, 1915, Page, 36
9. Sibgha Farooq, Allama Iqbal aur Mujala Sufi, Muqala BARAI M.Phil Iqbaliat, Allama Iqbal Open University, Islamabad, 2000, Page 24.
10 Malik Muhammad Din Awan, Mualf, Khaton-e-Janat, Sufi Printing and Publishing Company Limited, Pindi Bahauddin, 1343, Page 12
11. Imam ud Din Ram Nari, Dreshan Hazrat Zahra, Mashmola, Mahanama, Sufi, Pindi Bahauddin, Shumara , Juen, 1918, Page. 35
12. Sibgha Farooq, Allama Iqbal aur Mujala Sufi, Muqala BARAI M.Phil Iqbaliat, Allama Iqbal Open University, Islamabad, 2000, Page 48.
13. Malik Muhammad Din Awan, Mualf, Khaton-e-Janat, Sufi Printing and Publishing Company Limited, Pindi Bahauddin, 1343, Page 53
14. Malik Muhammad Din Awan, Mualf, Khaton-e-Janat, Sufi Printing and Publishing Company Limited, Pindi Bahauddin, 1343, Page 53